احرام

osman sulliman <sullimantop5@hotmail.com> **29 September 2011 21:01**

To: JAMIA ASHRAFIA LAHORE <ummqura@brain.net.pk>, darulifta@gmail.com, darulIftadarululoom@gmail.com, contact@darululoom.org.uk

اسلام علیکم

احرام کی حالت میں خشبودار مختلف زایقہ والی مشروبات پینا جائز ہے؟ اور وہ اگر کپڑے پر گر جاے جس سے کپڑے خشبودار ہوجاے تو اس کے کیا احکام ہے گے

جزاک اللہ

دار الافتاء
۱۳۹۵/۶۸

جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

بطورِ تمہید پہلے یہ بات واضح رہے کہ جس مشروب میں کوئی خوشبودار چیز ملی ہوئی ہو حالتِ احرام میں اس کے استعمال کے متعلق حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کے دو قسم کے اقوال ملتے ہیں:

ایک یہ کہ ایسا مشروب خواہ پکایا گیا ہو یا پکایا نہ گیا ہو، دونوں صورتوں میں قلیل استعمال کی صورت میں صدقہ اور کثیر کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ فتح القدیر، مناسکِ ملا علی قاریؒ، رد المحتار، غنیۃ الناسک، درر الحکام اور الفتاوی الہندیۃ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو منسلکہ عبارات ۱ تا ۶)

اردو میں مناسک کے موضوع پر لکھی گئی مستند کتب میں بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے، چنانچہ "زبدۃ المناسک" میں ہے:

> مسئلہ۔ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی اگر (خوشبو) غالب ہے تو دم دے اور اگر مغلوب ہے تو صدقہ دے۔ مگر جو مغلوب کو مکرر استعمال کرے تو دم واجب ہے۔ (زبدہ) جیسے خشک خوشبو زعفران، الائچی، قرنفل، لونگ چائے وغیرہ میں ڈالے جائیں یا خود دونوں پتلی ہوں جیسے عرق گلاب شربت وغیرہ میں ملا کر پیتے ہیں پس اگر بہت پیا ہے تو دم اور تھوڑا پیا ہے تو صدقہ اور اگر تھوڑا تھوڑا دوبارہ پیا ہے تو دم لازم ہے... (از غنیہ) (ص: ۳۵۷)

دار الافتاء

اور "معلم الحجاج" میں ہے:

> اور پینے کی چیز میں خوشبو ملا کر پکانے کی وجہ سے کچھ فرق نہیں آتا، پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر خواہ پکایا جائے یا نہ پکایا جائے بہر صورت جزاء ہے (ص: ۲۳۱)

دوسرا قول یہ ہے کہ مشروب میں بھی وہی تفصیل ہے جو فقہائے کرام رحمہم اللہ نے کھانے کی چیز کے سلسلے میں بیان کی ہے کہ

(الف) اگر مشروب میں خوشبو کو پکالیا جاتا ہو تو محرم پر اس کے استعمال کی وجہ سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(ب) اور اگر پکایا نہ جائے تو اس صورت میں اعتبار غلبہ کا ہوگا، کہ اگر وہ خوشبودار چیز مشروب پر غالب ہو تو کم استعمال کرنے کی صورت میں صدقہ اور زیادہ استعمال کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ اور اگر وہ خوشبودار چیز

مغلوب ہو تو اس صورت میں اس کے استعمال سے کچھ واجب نہیں ہو گا۔ تاہم اگر اس سے خوشبو آتی ہو تو پھر اس کا استعمال مکروہ تنزیہی ہے۔(علامہ زیلعی اور علامہ ابن نجیم رحمہا اللہ نے یہ قول اختیار کیا ہے (ملاحظہ ہو عبارات ۷،۸)

ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کے مطابق ہی اکثر کتابوں میں مسئلہ لکھا گیا ہے، اور اسی قول کو ہمارے اکابرین نے بھی اختیار فرمایا ہے۔ لہذا مشروب میں اگر کوئی خوشبودار چیز ملائی گئی ہو مثلاً زعفران، الائچی، کیوڑا وغیرہ تو احرام کی حالت میں اس مشروب کا استعمال ممنوع ہو گا، اس کے پینے اور کپڑے پر گرنے کی صورت میں جزاء واجب ہو گی، اور اگر کسی مشروب میں الگ سے کوئی خوشبودار چیز نہیں ملائی گئی ہو تو اس کا پینا جائز ہو گا۔

واضح رہے کہ یہ ساری تفصیل ان مشروبات کے بارے میں ہے جن میں باقاعدہ کوئی خوشبودار چیز مثلاً عرقِ گلاب، زعفران، کیوڑا وغیرہ ڈالی جائے۔ آج کل مشروبات میں خوشبو پیدا کرنے کے لئے جو ایسنس (essence) وغیرہ ڈالے جاتے ہیں انہیں نہ عرفاً خوشبو سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی ان کے استعمال کے وقت خوشبو محسوس ہوتی ہے اس لئے حالتِ احرام میں ان کا پینا جائز ہے۔ ان کے پینے سے یا کپڑوں پر گرنے سے کچھ واجب نہ ہو گا۔

(۱)فتح القدیر :۲۷،۳ طبع دار الفکر

ثم الأكل الموجب أن يأكله كما هو، فإن جعله في طعام قد طبخ كالزعفران والأفاويه من الزنجبيل والدارصيني يجعل في الطعام فلا شيء عليه، فعن ابن عمر أنه كان يأكل السكباج الأصفر وهو محرم، وإن لم يطبخ بل خلطه بما يؤكل بلا طبخ كالملح وغيره، فإن كانت رائحته موجودة كره، ولا شيء عليه إذا كان مغلوبا فإنه كالمستهلك، أما إذا كان غالبا فهو كالزعفران الخالص؛ لأن اعتبار الغالب عدما عكس الأصول والمعقول فيجب الجزاء، وإن لم تظهر رائحته. ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم، وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم.

(۲)وفی مناسک الملا علی القاری (۳۱۸،طبع قدیمی کتبخانہ)

(ولو خلطه بمشروب)كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة (فإن كان الطيب غالبا) أي باعتبار أجزائه (ففيه الدم ،وإن كان مغلوبا ففيه الصدقة إلا أن يشرب مرارا ففيه الدم.

(۳)وفی الشامية:

اعلم أن خلط الطيب بغيره على وجوه لأنه إما أن يخلط بطعام مطبوخ أو لا ففي الأول لا حكم للطيب سواء كان غالبا أم مغلوبا، وفي الثاني الحكم للغلبة إن غلب الطيب وجب الدم، وإن لم تظهر رائحته كما في الفتح، وإلا

فلا شيء عليه غير أنه إذا وجدت معه الرائحة كره، وإن خلط بمشروب فالحكم فيه للطيب سواء غلب غيره أم لا غير أنه في غلبة الطيب تجب الدم، وفي غلبة الغير تجب الصدقة إلا أن يشرب مرارا فيجب الدم. وبحث في البحر أنه ينبغي التسوية بين المأكول والمشروب المخلوط كل منهما بطيب مغلوب. إما بعدم وجوب شيء أصلا أو بوجوب الصدقة فيهما، وتمامه فيه(ج:٢ ص:٥٤٧)

(٤)وفى غنية الناسک:

ومن خلطه بمشروب كالمبل والقرنفل بالقهوة،فالحكم للطيب مائعا كان أوجامدا ،فإن كان الطيب غالبا يجب دم إن شرب كثيرا وإلا فصدقة---(ص٢٤٧)

(٥)وفى درر الحكام (١م٢٤٠)

ولو بخلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم فإن كان الشرب تداويا يخير في خصال الكفارة من الفتح والتبيين ولم يذكر الفرق بين الأكل والشرب اهـ. ولم يذكر بماذا تعتبر الغلبة.

(٦)وفى الفتاوى الهندية عن النهر الفائق:

ولو كان الطيب في طعام طبخ وتغير فلا شيء على المحرم في أكله سواء كان توجد رائحته أو لا، كذا في البدائع.

وإن خلطه بما يؤكل بلا طبخ فإن كان مغلوبا فلا شيء عليه غير أنه إن وجدت معه الرائحة كره، وإن كان غالبا وجب الجزاء ولو خلطه بما يشرب فإن كان غالبا فدم، وإلا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فيجب دم هكذا في النهر الفائق.

(ج:١ ص:٢٤١)

(٧)وفى تبيين الحقائق:(٢م٥٣المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة

حتى لو أكل زعفرانا مخلوطا بطعام أو طيب آخر ولم تمسه النار يلزمه دم، وإن مسته فلا شيء عليه؛ لأنه صار مستهلكا، وعلى هذا التفاصيل في المشروب

(٨)وفى البحر الرائق :

وقالوا: ولو خلطه بمشروب، وهو غالب ففيه الدم، وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم فإن كان للتداوي خير وينبغي أن يسوي بين المأكول والمشروب المخلوط كل منهما بطيب مغلوب أما بعدم شيء أصلا كما هو

دار الإفتاء

الحكم في المأكول أو بوجوب الصدقة فيهما كما هو الحكم في المشروب، وما فرق به في المحيط من أن الطيب مما يقصد شربه فإذا خلطه بمشروب لم يصر تبعا لمشروب مثله إلا أن يكون المشروب غالبا كما لو خلط اللبن بالماء فشربه الصبي تثبت حرمة الرضاع إلا أن يكون الماء غالبا بخلاف أكله فإنه ليس مما يقصد عادة فإذا خلط بالطعام صار تبعا للطعام وسقط حكمه ففيه نظر من وجهين. الأول: أن من الطيب ما يقصد أكلا إذا كان من المأكولات للمعنى القائم به، وهو الطيبية إما مداواة أو تنعما منفردا أو مخلوطا كما يقصد شربا الثاني أن القصد من هذا الباب ليس بشرط؛ لأن الناسي والعامد والجاهل سواء». البحر :(ج:٣/ص:٦) والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

المجيب

(١) محمد يعقوب عفا الله عنه

كليم الله

(٢) كليم الله عفي عنه

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی

٢٨/١١/١٤٣٢ھ

الجواب صحيح وهو احوط القولين

بنده محمد تقی عثمانی عفی عنه

٢٨-١١-١٤٣٢ھ

مفتی

الجواب صحيح

احقر محمود اشرف غفر الله له

٢٨/١١/١٤٣٢ھ

مفتی

دار الافتاء

٢٨/١١/٣٢